نقشِ آغاز

- "نفاذ شریعت" حکومت اور سیاسی پارٹیوں کی ذمہ داری
- سانحہ مکۃ المکرمہ
- امریکی امداد کا تعطل
- تخریب کاری

> مدیر الحق جناب مولانا سمیع الحق نے ۱۵ اگست کو لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا، اس سے قبل بعجلت بعض اہم وقتی اور قومی و ملی مسائل سے متعلق ایک مختصر تحریر بھی لکھ لی جو پریس کو جاری کر دی گئی اور اب بطور نقش آغاز کے نذر قارئین ہے
>
> ادارہ

اس وقت ملک و ملت کو تخریب کاری، قومی اور صوبائی عصبیت پر مبنی سازشیں، فکری اور نظریاتی انتشار، برسراقتدار طبقہ کی قوم سے نفاذ اسلام کے سلسلہ میں کئے گئے وعدوں سے انحراف اور جغرافیائی صورت حال کے شکل میں جو بحران درپیش ہیں، اس کا تقاضا ہے کہ پوری قوم شریعت کے فوری نفاذ پر متفق ہو، یکجہتی کا مظاہرہ ہو، اس بناء پر لاہور میں منعقد ہونے والی مختلف سیاسی پارٹیوں کے اجتماع سے ہمارا مطالبہ ہے کہ اس کانفرنس میں نفاذ شریعت کے معاملہ کو اولین اہمیت دی جائے، اگر اس اجتماع کی میزبان اور شریک ہونے والی پارٹیوں کے زعماء حکومت سے دوسرے مطالبات کو اپنے اصول کے خلاف نہیں سمجھتے تو انہیں حکومت سے فوری طور پر نفاذ اسلام کے مطالبہ میں بھی پس و پیش نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ مسئلہ ملک کو درپیش مسائل میں اہم ترین مسئلہ ہے اور کسی سیاسی پارٹی کا اس مسئلہ میں اپنے موقف کو مبہم رکھ کر اس بارہ میں گومگو پالیسی اختیار کرنا پوری قوم کو اندھیرے میں رکھنا ہوگا، ہمارا مطالبہ ہے کہ کل جماعتی کانفرنس کے ڈیکلریشن میں نفاذ اسلام کا واضح طور پر ذکر ہونا چاہئے اور یہ کہ ان پارٹیوں کے نزدیک نفاذ اسلام کے لئے کون سا لائحہ عمل اور طریق کار اختیار کیا جا سکتا ہے، جسے یہ لوگ برسراقتدار آنے کے

لعد اپنائیں گے۔ اگر اس کانفرنس نے اس معاملہ میں قوم کی واضح رہنمائی کی اور نفاذ اسلام کے معاملہ کو اپنا سرفہرست مطالبہ بنایا تو نہ صرف ہماری جماعت بلکہ پوری قوم اس کا خیر مقدم کرے گی اور اگر ان پارٹیوں نے اس مسئلہ سے گریز کیا تو قوم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوگی کہ یہ اجتماع آل پارٹیز کے نام سے اقتدار پسندوں کا ایک ایسا ٹولہ ہے جو جمہوریت کے نام پر قوم کو بے وقوف بنانا چاہتا ہے، جس کا نہ کوئی ہدف ہے نہ منشور بلکہ ان کی اکثریت کو قومی صوبائی، لسانی اور اسلامی مسائل میں مخصوص نظریات سوشلسٹ اور سیکولر خیالات اور لبرل ازم اور لادینیت پر مبنی یکساں اور مخصوص مفادات نے اکٹھا کر دیا ہے، ہمارے نزدیک اگر اس بنیادی مسئلہ نفاذ اسلام کو نظر انداز کر دیا گیا تو اس اجتماع کی نہ صرف یہ کہ کوئی افادیت نہیں رہے گی بلکہ آئندہ کے لئے کوئی مؤثر بھرپور عملی لائحہ عمل پیش نہ کرنے کی صورت میں یہ اجتماع قوم میں مزید افتراق و انتشار برپا کرنے کا ذریعہ بنے گا اور قوم میں مایوسی کی ایک نئی اور تازہ لہر دوڑ جائے گی اور سیاسی قوتوں کے رہے سہے بھرم کو بھی بھول کر آئندہ سنہ ۱۹۹۰ء میں ہونے والے انتخابات بھی غیر یقینی بنانے کا ذریعہ بن جائے گا۔ اس وقت سیاسی پارٹیوں کو اگر ملک و ملت کی سالمیت، فلاح و بہبود عزیز ہے اور وہ اگر ملک کو بحران سے نکالنا چاہتے ہیں اور حکومت وقت کو لگام لگانا چاہتے ہیں تو اس کا ایک حل ہے کہ وہ ہمارے پروگرام نفاذ اسلام اور تحریک نفاذ شریعت اسلامیہ کا کھل کر ساتھ دیں، اس جدوجہد میں ہمارے ساتھ شریک ہوں تا کہ ملک حقیقی منزل کامیابی سے ہمکنار ہو سکے۔

شریعت بل اور نفاذ شریعت کے سلسلہ میں حکومت کی منافقانہ پالیسی نہایت مذمت کی مستحق ہے۔ حکومت قوم کو اس بارہ میں مایوس کر چکی ہے اور اللہ و رسولؐ اور قوم سے کئے گئے وعدوں سے ایک بار پھر نہایت شدومد سے غداری کی جا رہی ہے اور خطرہ ہے کہ حکومت سمیت پورے ملک اور قوم کو خداوند تعالٰی کے عتاب کا نشانہ بننا پڑ جائے، حکومت کا کردار نہایت شرمناک ہے اگر وہ شریعت بل کو قابل نفاذ نہیں سمجھتی تو اسے اخلاقی جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے مسترد کر دینا چاہئے جبکہ حکومت کبھی تو اپنا شریعت بل پیش کرنے کی مژدے سنا رہی ہے اور کبھی نام نہاد "مذاکرات" کا ڈھنڈورہ پیٹ کر قوم کو اندھیرے میں رکھتی ہے جبکہ حکومت نہ تو ایسا کوئی بل پیش کر سکیگی جسے اتفاق سے قبول کر سکے اور نہ اکبر اعظم کے دین الٰہی جیسی کوئی جدید اسلامی معاشرہ میں پذیرائی حاصل کر سکتی ہے۔ حکومت اس سلسلہ میں مذاکرات میں ہرگز سنجیدہ نہیں مگر